سوال

(201) عورتوں کا مردوں کو بوسہ دینے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں کبھی کبھی چھ ماہ یا سال بعد اپنے گھر اور قبیلہ والوں کے ہاں جایا کرتا ہوں اور جب گھر پہنچتا ہوں تو چھوٹی بڑی سب عورتیں میرا استقبال کرتی ہیں اور شرماتی، لجاتی ہوئی مجھے بوسہ دیتی ہیں...اور حق بات کہنا ہی چاہیے۔ یہ عادت ہمارے ہاں بہت عام ہے اور میرے خاندان والے اپنی رائے کے مطابق یہ ہرگز نہیں سمجھتے کہ وہ کسی حرام کام کا ارتکاب کر رہے ہیں...لیکن میں چونکہ اللہ کی مہربانی سے اسلامی ثقافت کو اپنا رہا ہوں اس کام پر حیران و پریشان رہ جاتا ہوں۔

میرے لیے کیسے ممکن ہے کہ میں عورتوں کے بوسہ دینے کی تلافی کر سکوں۔ جبکہ میں یہ جانتا ہوں کہ اگر میں ان سے صرف مصافحہ کروں تو وہ مجھ پر غضبناک ہو جائیں گی اور کہیں گی کہ یہ ہمارا احترام نہیں کرتا اور ہم سے نفرت کرتا ہے، محبت نہیں کرتا۔ ''محبت تو وہ ہوتی ہے جو افراد کو باندھے رکھے، نہ وہ جو نوجوان مرد کو نوجوان عورت سے ملائے۔''

اور اگر میں انہیں بوسہ دوں تو کیا میں گناہ کا مرتکب ہوں گا؟ یہ خیال رہے کہ میں اس میں کوئی بری نیت نہیں رکھتا۔'' (محمد۔ع۔ا۔ تونس)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی بیوی اور دوسری محرمات کے علاوہ کسی عورت سے ہاتھ ملائے یا انہیں بوسہ دے۔ بلکہ یہ بات حرام، فتنہ اور فواحش کے ظہور کا سبب ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنِّی لَا اُصَافِحُ النِّسَائَ))

''میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔''

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بیعت کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو نہ چھوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی بیعت گفتگو سے کیا کرتے تھے۔

اور غیر محرم عورتوں کو بوسہ دینا تو مصافحہ سے بھی بری چیز ہے۔ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ وہ چچا کی بیٹیاں ہیں یا ماموں کی بیٹیاں ہیں یا ہمسائیاں ہیں یا قبیلہ کی عورتیں ہیں۔ مسلمانوں کے اجماع کے مطابق یہ کام حرام ہے اور حرام بے حیائیوں کے واقع ہونے کے وسائل میں سے ایک بہت بڑا وسیلہ ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کے لیے اس سے بچنا لازم ہے

اوران کاموں کی عادی تمام عورتوں کواقارب سے اوردوسروں سے پردہ کرناواجب ہے۔ کیونکہ یہ سب باتیں حرام ہیں۔ اگرچہ لوگ ان کے عادی ہوں اورکسی مسلمان مردیاعورت کوایساکرناجائزنہیں۔ اگرچہ ان کے رشتہ داریااہل وطن ایساکرنے کے عادی ہوں۔ بلکہ اس کاانکاراورپورے معاشرہ کواس سے ڈراناواجب ہے اورمصافحہ یابوسہ کے بغیرصرف سلام کے ساتھ کلام پراکتفاکرناچاہیے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلداول - صفحہ 186

محدث فتویٰ